(S_1998_1_535_537)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) Supp.1 ایس سی آر

ابائی ملیگئی پارٹنرشپ فرم اور دیگر

بنام

کے۔سنتھا کمارن اور دیگران

9 ستمبر 1998

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند، وی۔این۔کھرے اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز]

نظرثانی - عدالت عالیہ کے حکم کو چیلنج کرنے والی خصوصی اجازت کی عرضیاں، سپریم کورٹ نے مسترد کر دی - اس کے بعد اسی حکم کو چیلنج کرنے والی عدالت عالیہ میں نظرثانی کی درخواست دائر کی گئی جسے خصوصی اجازت عرضی میں چیلنج کیا گیا تھا - عدالت عالیہ نے نظرثانی کی درخواست کی اجازت دی - عدالت عالیہ کو معلوم ہے کہ اس کے احکامات کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواستیں پہلے ہی خارج کر دی گئی ہیں، اس کے پاس خود ساختہ حکم پر نظرثانی کرنے کا کوئی اختیار یا دائرہ اختیار نہیں ہے جو خصوصی اجازت کی درخواستوں میں چیلنج کا موضوع تھا۔ متنازعہ حکم جاری کرتے ہوئے، عدالتی جواز کو غلط استعمال کیا گیا ہے - خصوصی اجازت کی درخواستوں کو خارج کرنے کے بعد عدالت عالیہ سے رجوع ہونے والے مدعا علیہان نے عدالت کے عمل کا غلط استعمال کیا اور گھناؤنے قانونی چارہ جوئی میں ملوث رہے - جس طرح عدالت عالیہ میں نظرثانی کی درخواست دائر کی گئی اور اس پر سماعت کی گئی، اس نے عدالتی جواز - کرایہ اور بے دخلی کی مذمت کی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 4999-4996 آف 1994۔

مدراس عدالت عالیہ کے سی ایم پی نمبر 16541 اور 16542/8 9 اور آرسی ایم پی نمبر 44-45/94 میں 1983 کے سی آر پی نمبر 75-4974 میں 7.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ایس۔شیوسبرامنیم اوروی۔بالا چندرن۔

جواب دہندگان کی جانب سے وی۔آر۔ریڈی، ٹی۔راجا، جے۔پرکاش نارائن اورسنیل مرارکا شامل ہیں۔

عدالت کادرج ذیل فیصلہ سنایا گیا:

یہ اپیلیں مدراس عدالت عالیہ کی جانب سے 1983 کی سول نظرثانی درخواست نمبر 4974اور 4975میں 1994 کے نظرثانی سی ایم پی نمبر 44اور 45میں دیے گئے حکم کے خلاف ہیں۔

رینٹ کنٹرولر نے مدعاعلیہان 1اور 2کی جانب سے دائر کی گئی بے دخلی کی درخواست میں درخواست گزاروں کواس بنیاد پر بے دخل کرنے کا حکم دیا کہ مدعاعلیہان 1اور 2کی جانب سے کرایہ کی ادائیگی میں جان بوجھ کرنادہندہ کیا گیاہے۔درخواست گزارکرایہ داروں کی جانب سے دائر اپیل پر یہ پایا گیا کہ جائیداد کے مالکانہ حق کے حوالے سے ایک حقیقی تنازعہ ہے جس کا فیصلہ عدالت دیوانی کرسکتی ہے۔اپیلیٹ اتھارٹی نے 27.8.1983 کو رینٹ کنٹرولر کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔مدعاعلیہ نمبر 1اور 2نے عدالت عالیہ میں نظرثانی کی درخواستوں کو ترجیح دی اور 7دسمبر 1987 کے اپنے حکم کے ذریعہ عدالت عالیہ نے اپیلیٹ اتھارٹی کے نقطہ نظر کی تصدیق کرتے ہوئے دونوں نظرثانی درخواستوں کو مسترد کردیا۔عدالت عالیہ کے 7اپریل 1987 کے احکامات سے ناراض مدعاعلیہان 1اور 2نے خصوصی اجازت کی درخواستیں دائر کیں۔ 1987 کے 4039-4040درخواست گزار سپریم کورٹ میں پیش ہوئے۔دونوں فریقوں کی نمائندگی اس عدالت کے فاضل وکلاءنے کی۔فریقین کے وکیل کو سننے کے بعد،خصوصی اجازت کی درخواستیں 16.9.1987 کوخارج کردی گئیں۔اس عدالت کی جانب سے خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد ہونے کے بعد مدعاعلیہان نے نظرثانی کی درخواستیں دائر کیں۔عدالت عالیہ میں 1994 کے سی ایم پی 44اور 45نے حکم پر نظرثانی کی درخواست کرتے ہوئے 7.1.1.1987 کو 1983 کی سول نظرثانی درخواستوں نمبر 4974اور 4975 کو مسترد کردیا۔یہ 7.1.1987 (سپرا) کا حکم تھا جو ایس ایل پی (سی) نمبر 4039-4040/87میں چیلنج کا موضوع تھا۔خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد ہونے کے بعد

عدالت عالیہ میں نظرثانی کی درخواستیں دائر کرنے میں بھی 221 دن کی تاخیر ہوئی۔ فاضل سنگل جج نے ہمارے سامنے پیش کیے گئے حکم نامے کے ذریعے نہ صرف 221 دن کی تاخیر کو معاف کیا بلکہ 7 جنوری 1987 کو دیے گئے سابقہ احکامات کا بھی جائزہ لیا، سول نظرثانی کی درخواستوں میں دیے گئے احکامات کو واپس لے لیا اور سول نظرثانی کی درخواستوں کی اجازت دی اور کرایہ دار درخواست گزاروں کو بے دخل کرنے کا حکم دیا۔ ناراض، اپیل گزار نظرثانی عرضیوں میں دیے گئے 7.4.1994 کے حکم کے خلاف ہمارے سامنے ہیں۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے۔

عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے جس طرح نظرثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کیا، اس کے بعد اس عدالت نے فریقین کے وکلاء کو سننے کے بعد خود ساختہ حکم نامے کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج کر دی تھیں، کم از کم یہ مناسب نہیں تھا۔ اس مرحلے پر فاضل واحد جج کی مداخلت عدالتی نظم وضبط کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت عالیہ کو معلوم تھا کہ 7.1.87 کے احکامات کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواستوں کو اس عدالت نے پہلے ہی خارج کر دیا تھا۔ لہٰذا اس عدالت عالیہ کے پاس خود ساختہ حکم پر نظرثانی کرنے کا کوئی اختیار یا دائرہ اختیار نہیں تھا، جو چیلنج ناکام ہونے کے بعد اس عدالت میں خصوصی اجازت کی عرضیوں میں چیلنج کا موضوع تھا۔ 7.4.1994 کو مذکورہ حکم جاری کر کے عدالتی جواز کو قربان کر دیا گیا ہے۔ اس عدالت کی جانب سے خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد ہونے کے بعد عدالت عالیہ اسی حکم کے خلاف نظرثانی کی کوئی درخواست قبول نہیں کر سکا۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں نظرثانی کی درخواستوں کا مذاق اڑانا اس عدالت کے حکم کی توہین تھی۔ ہم اپنی سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں ایسا کوئی موقع نہیں آئے گا جب ہمیں ایسا کہنا پڑے۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار بالکل غلط تھا۔ اس عدالت کی جانب سے خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج کیے جانے کے بعد عدالت عالیہ سے رجوع ہونے والے مدعا علیہان نے عدالتی عمل کا غلط استعمال کیا اور گھناونے مقدمے بازی میں ملوث رہے۔ ہم اس عدالت کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو مسترد کرنے کے بعد عدالت عالیہ میں نظرثانی کی درخواستیں دائر کرنے اور

ان کی سماعت کرنے کے طریقہ کار کی سختی سے مذمت کرتے ہیں ۔اپیلیں اس مختصر بنیاد پر کامیاب ہونے کی مستحق ہیں ۔نتیجتاً ان اپیلوں کو منظور کرلیا جاتا ہے اور نظرثانی درخواستوں میں 7.4.1994 کو جاری کردہ حکم کو رد کردیا جاتا ہے ۔جواب دہندگان کو اخراجات کے طور پر 10,000 روپے ادا کرنے ہوں گے ۔

آر ۔پی ۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے ۔